

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے معاشرہ میں کچھ عورتیں اپنی پڑوسن سے بوقت ضرورت آنا لے لیتی ہیں، پھر چند دنوں کے بعد واپس کر دیتی ہیں، ایک عالم دین نے مسئلہ کیا ہے کہ ایسا کرنا سو ہے براہ کرم اس کی وضاحت کریں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

! الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

خرید و فروخت کرتے وقت اگر ایک ہی جنس کی دو اشیاء کا تبادلہ کیا جائے تو دو چیزوں کا خیال رکھا جائے۔

1) کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ نہ ہو۔

2) دونوں طرف سے نقد نہ ہو۔

اگر کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ کیا گیا یا ایک طرف ادھار اور دوسری طرف سے نقد تو ایسی دونوں صورتیں سود ہیں، جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سونا، سونے کے بدلے، چاندی، چاندی کے بدلے، گندم، گندم کے بدلے، جو، جو کے بدلے، کھجور، کھجور کے بدلے اور نمک، نمک کے بدلے یہ تمام اشیاء برابر، برابر اور نقد بقصد فروخت کی جائیں پھر جو زیادہ لے یا زیادہ دے تو اس نے [1] سودی کاروبار کیا۔ سو لینے والا اور سود دینے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

: واضح رہے کہ تجارت میں سود کی دو قسمیں ہیں

1) ربا الفضل: ایک جنس کی دو اشیاء کو کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا۔

2) ربا الفسید: اس میں کمی بیشی نہ ہو لیکن ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے ادھار کا معاملہ ہو، سود کی یہ دونوں اقسام خرید و فروخت سے متعلق ہیں، البتہ معاشرتی طور پر ایک گھر والا اپنے پڑوسن سے وقتی طور پر کوئی چیز لینا ہے۔ مثلاً گندم، آنا، گھی اور پھینی وغیرہ اور پھر چند دنوں بعد پھر آنے پر اسے واپس کر دیتا ہے تو یقیناً خرید و فروخت نہیں بلکہ تعاون باہمی کا ایک طریقہ ہے، اسے کسی صورت میں ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔ (وا علم)

صحیح مسلم، المساقاة: ۱۵۸۳۔ [1]

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 459

محدث فتویٰ